Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

امام ابن جارود بحیثیت ماہر فن اسماء الرجال

حافظ حامد رحمن*
محمد انس نضر**

Abstract

Imam Ibn –e- Jarood (RA) is a prominent scholarof Hadith.Although he was a native of Nishapur but he stayed at Makkah for educational, research and teaching objectives. He presented such a valuable literature on the different aspects and fields of Hadith that cannot be ignored by the Muslim scholars. In the field of Hadith, his specialization is biographical information related to the narrators of Hadith literature. He used and explained different terms related to this specific field of study. In this scholarly and intellectual back ground, he is consideredas "Imam ofjarha-wa-tadeel".

Key Words: Hadith, Imam Ibn–e-Jarood, Imam of jarha-wa-tadeel, Makkah, Nishapur.

1۔ موضوع تحقیق کا تعارف اور علمی پس منظر:

امام ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ کا شمار فن حدیث کے جلیل القدر اور عظیم ترین آئمہ میں سے ہوتا ہے، آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کا نام ان ائمہ کی فہرست میں آتا ہے جن کی کتب حدیث کو مسلمانوں کے ہاں قبول عام حاصل ہے۔ آپؒ نے پوری زندگی گلستان حدیث کی آبیاری کرتے ہوئے گزاری۔ موصوف حدیث، تفسیر اور تاریخ کے بہت بڑے عالم تھے، خصوصاً علم حدیث میں تو آپ حافظ اور ماہر فن گردانے جاتے تھے، اسی لئے علماء نے آپ کی امامت، رفعت شان، وسعت نظر، حفظ حدیث اور ثقاہت کا اعتراف کیا ہے اور آپ کی علمی وفنی خدمات کو سراہا ہے۔ فن اسماء الرجال کے ارتقاء میں امام ابن جارود کا کردار غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جس کا مطالعہ و تجزیہ علم حدیث اور دیگر علوم اسلامیہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی علمی ضرورت ہے۔ اسی علمی وفکری اور فنی ضرورت کی تکمیل کے پیش نظر موضوع ہذا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف پیش کیا گیا ہے، اس کی علمی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے نیز تفہیم مواد کے لیے مقالہ کی داخلی تقسیم واضح کی گئی ہے۔ موضوع ہذا کا براہ راست تعلق علم حدیث سے ہے جس کے بعض پہلوؤں پر عربی زبان میں د. عاصم بن عبد الله القريوتي أستاذ مشارک بقسم السنة وعلومها جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية نے منهج الإمام ابن الجارود النيسابوري ت 307ھ في كتابه "المنتقى" کے عنوان سے مقالہ تحریر کیا ہے۔ موضوع زیر بحث پر مزید تحقیق و تجزیہ کی ضرورت کے پیش نظر اس مقالے کی تشکیل وتدوین ہوئی۔

2۔ امام ابن جارود کے احوال وآثار:

امام ابن جارود علم حدیث خصوصا فن اسماء الرجال کے ارتقاء میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ کا نام امام حافظ ابو محمد بن علی بن جارود نیساپوری رحمہ اللہ ہے۔[1] آپ کے خاندان میں ایک آدمی "أبو جعفر أحمد بن علي بن محمد بن الجارود الأصبهاني" تھا اس کی طرف منسوب کرتے ہوئے آپ کو ابن جارود کہا جاتا ہے۔[2] آپ کی تاریخ ولادت کا علم نہیں ہو سکا، البتہ حافظ ذہبی نے کہا ہے کہ امام صاحب کی ولادت 230ھ کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے،[3] آپ نیساپور میں میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کی توجہ حصولِ علمِ حدیث کی طرف رہی، لہذا نیساپور میں موجود اہل علم سے کسبِ فیض کیا اور پھر دامغان، قومس، ری، ہمذان، کرمنشاہ، حلوان، بغداد اور کوفہ سے ہوتے ہوئے حج کے راستے پر ہو لیے اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور ساری زندگی یہیں بسر کر دی۔ امام صاحب جن جن شہروں سے گزرے،

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور
**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

وہاں کے اہل علم سے ملاقاتیں کر کے ان سے علمی استفادہ کیا، پھر مکہ مکرمہ کی پاکیزہ سرزمین جو مرجع خلائق ہے، وہاں مرجع علماء وفقہاء بھی ہے، اس لیے امام صاحب کے لیے حج کے موسم میں خاص طور پر مختلف اہل علم سے علمی فیض حاصل کرنا بہت آسان ہو گیا۔4 امام ابن جارود علم و عمل پہ مشتمل سنہری زندگی بسر کرنے کے بعد 307ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون، رحمہ اللہ، ورضی عنہ، وجزاہ خیر الجزاء۔5

3۔ علمی خدمات:

امام ابن جارود کی تالیفات بہت کم ہیں، ہم نے ان کی تصنیفات کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تو درج ذیل تالیفات کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

I۔ "مشیخۃ"

امام صاحب نے اس کتاب میں اپنے مشائخ کا ذکر کیا اور ان کا سنِ وفات بیان کرتے ہوئے ان پر کلام کیا ہے، یہ کتاب ابو علی جیانی کی روایت سے ہے، حافظ ابن حجر نے "تھذیب التھذیب" میں اس کا ذکر کیا ہے۔6

II۔ "کتاب الضعفاء"

کتاب الضعفاء امام ابن جارود کی اسماء والرجال پر لاجواب تصنیف ہے، جس میں امام صاحب نے پوری تحقیق وتدقیق کے ساتھ راویوں پر کلام کیا ہے، بلکہ جس جس راوی کو انہوں نے ضعیف یا متروک وغیرہ کہا یا جرح کی، دوسرے ناقدین اور ماہرین فن نے ان کی موافقت کی۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی بے مثال کتاب ہے۔ جس سے سلف نے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب تین ضخیم جلدوں میں بیروت سے 1898ء کو شائع ہوئی۔

حافظ ابن حجر نے اپنی کتب "تھذیب التھذیب، لسان المیزان اور تعجیل المنفعۃ" میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور اپنی کتب میں کئی مقامات پر اس سے استفادہ بھی کیا ہے۔

III۔ "المنتقیٰ المسند من حدیث رسول اللہ ﷺ فی الاحکام"

المنتقیٰ المسند من حدیث رسول اللہ ﷺ فی الاحکام امام ابن جارود کی مایہ ناز کتاب ہے جس میں احکام سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں، اس کتاب کی بہت سی شروحات بھی لکھی جا چکی ہیں جن میں المرتضی فی شرح المنتقی للحافظ المحدث أبي عمر یوسف بن عبد اللہ زید الأندلسي 7، تعلۃ المفئود بشرح منتقی ابن الجارود 8 اور کتاب غوث المکدود بتخریج منتقی ابن الجارود نہایت اہم ہیں۔ اس کتاب کا حافظ ذہبی، حافظ ابن حجر، علامہ محدث سید محمد بن جعفر کتانی اور استاذ زرکلی وغیرہ نے اپنی مختلف تصنیفات میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

IV۔ الاحاد فی اسماء الصحابۃ

امام ابن جارود کا شمار جرح وتعدیل کے آئمہ میں ہوتا ہے، جرح وتعدیل پر موصوف نے متعدد کتب تصنیف کی ہیں جن میں سے مندرجہ بالا کتاب بھی ہے، اس کتاب میں صحابہ کرام علیہ السلام کے ناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابن خیر نے کہا ہے کہ "یہ کتاب سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ حافظ ابن حجر اپنی کتاب التذیب میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں"۔[9]

V۔ الاسماء والکنیٰ

ماہرین اسماء الرجال نے ایسی کتب بھی تصنیف کی ہیں جن میں ایسے راویان حدیث کا ذکر ہے جن کے نام یعنی اسماء ایک جیسے تھے یا ان کی کنیت ایک جیسی تھی۔ ان کا ذکر کر کے ان کی کسی اور خوبی کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات واضح کی کہ اس نام کے راویوں کی تعداد اتنی ہے اور ان میں اس طرح فرق کیا جا سکتا ہے۔ امام ابن جارود کی یہ کتاب الاسماء والکنیٰ اسی طرز پر لکھی گئی ہے اور یہ کتاب سولہ اجزاء پر مشتمل ہے۔[10]

VI۔ التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مندرجہ بالا کتاب **التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث** امام ابن جارود رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں رواۃ پر بحث کی ہے، حافظ ابن حجر اور علامہ ذہبی نے موصوف کی اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں جابجا اس کتاب کا حوالہ نقل کرتے ہیں۔

ابن خیر نے لکھا ہے کہ امام صاحب نے اس کتاب میں امام یحیی بن معین اور امام بخاری وغیرہ کے کلام جمع کیے، یہ کتاب تیرہ اجزاء پر مشتمل ہے، حسن بن عبداللہ زبیدی نے اس کتاب کو روایت کیا۔[11]

V۔ الفضالہ

امام ابن جارود رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب الفضالہ کا تذکرہ معجم المفہرس لابن حجر میں ہے حافظ ابن حجر نے المنتقٰی کی اسناد کے ساتھ ہی ذکر کیا ہے۔

امام ابن جارود رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب الفضالہ میں رواۃ کے 12 طبقات کا ذکر کیا ہے۔ جن کا مفہوم درج ذیل ہے۔

طبقہ ۱ : صحابی۔

طبقہ ۲ : کبار یعنی بڑے تابعین میں سے۔

طبقہ ۳ : درمیانے درجے کے تابعین میں سے۔

طبقہ ۴ : درمیانے درجے کے تابعین سے نچلہ طبقہ میں سے۔

طبقہ ۵ : چھوٹے تابعین میں سے۔

طبقہ ۶ : چھوٹے تابعین کے ہم عصر لوگ۔

طبقہ ۷ : بڑے درجے کے تبع تابعین میں سے۔

طبقہ ۸ : درمیانے درجے کے تابعین میں سے۔

طبقہ ۹ : چھوٹے درجے کے تبع تابعین میں سے۔

طبقہ ۱۰ : تبع تابعین سے اخذ کرنے والوں سے بڑے درجے کے لوگ۔

طبقہ ۱۱ : تبع تابعین سے اخذ کرنے والے درمیانے درجے کے لوگ۔

طبقہ ۱۲: تبع تابعین سے اخذ کرنے والے چھوٹے درجے کے لوگ۔[12]

4۔ امام ابن جارود بحیثیت ماہر فن اسماء الرجال

فن اسماء الرجال میں امام ابن جارود کے تخصص کی وضاحت ان کے درج ذیل اسالیب سے واضح ہوتی ہے۔

I۔ سند میں موجود راوی کا مختصر تعارف

ابن جارود بعض دفعہ سند میں موجود راوی کے مختصر احوال یا اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں، اس راوی کا نام، قبیلہ، نسب، اور کنیت کی وضاحت پیش کرتے ہیں تاکہ قاری کے لیے موجودہ راوی کو پہچان سکے۔

مثال نمبر 1:۔

ایک جگہ سند میں امام ابن جارودؒ نے "ابا المثنیٰ" کنیت کا ذکر کیا ہے تو ابن جارودؒ نے ان کے نام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

" أبو المثنى اسمه مسلم بن مهران مؤذن مسجد الكوفة "[13]

"ابو مثنی اس کا پورا نام مسلم بن مہران ہے یہ مسجد کوفہ کا موذن تھا"

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف رواۃ کے نام کی بھی وضاحت فرماتے تھے تاکہ قاری کے لیے آسانی ہو جائے، وہ حدیث کے ساتھ ساتھ رواۃ کو بھی سمجھ جائے۔ مکمل حدیث یوں بیان کی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: "كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ثَنَّى بِهَا فَإِذَا سَمِعْنَاهَا تَوَضَّأْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ "14

"ابو مثنی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر سے سنا وہ فرمار ہے تھے بیشک نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اذان کے الفاظ دو دو بار کہے جاتے تھے، اور اقامت کے ایک ایک بار مگر قد قامت الصلاۃ کے الفاظ دو بار کہے جاتے تھے جب ہم اذان سنے تو وضو کرتے اور مسجد کی طرف چل پڑتے۔

اسی طرح ایک جگہ امام جارودؒ نے سند میں موجود نام (القاسم) کاذکر آیا تو ابن جارودؒ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"القاسم عندنا ھو أبو بکر بن عبید اللہ "15

"اس حدیث میں قاسم سے مراد ابو بکر بن عبیداللہ ہے"

اسی طرح ایک اور حدیث میں موجود راوی "ابراہیم" کا نام آیا تو امام ابن جارود نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حدیث یہ ہے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: صَلَّى بِهِمْ عَلْقَمَةُ خَمْسًا قَالَ: فَقَالُوا: يَا أَبَا شِبْلٍ زِدْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: فَقَالَ: لَمْ أَفْعَلْ قَالَ: قَالُوا: بَلَى قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَقُلْتُ: بَلَى مِنْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ قَالَ: فَقَالَ: وَأَنْتَ أَعْوَرُ تَقُولُ ذَلِكَ قَالَ: فَانْفَتَلَ وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ"16

مندرجہ بالا حدیث کے بعد امام ابن جارود سند میں موجود راوی "ابراہیم" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"إِبْرَاهِيمُ هَذَا هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ وَلَيْسَ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ"17

"اس حدیث میں راوی ابراہیم سے مراد ابن سوید النخعی مراد ہے نہ ابراہیم بن یزید النخعی"

II۔ تعارف رواۃ

ابن جارودؒ نے اسناد میں موجود رواۃ کے تعارف کا گاہے بگاہے اہتمام کیا ہے تاہم انتہائی ضروری معلومات پر اکتفا کرتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہو رہا ہے۔ نیز ابن جارودؒ نے اپنی کتاب میں بعض مقامات پر متون کی بجائے حدیث کے مختلف راویوں کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً: "باب الحیض" میں بیان کرتے ہیں:

"حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لِتَنْظُرْ عِدَّةَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذَلِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي»".113

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت تھی جس کا حیض کا خون رکتا نہیں تھا اس نے حضرت ام سلمہ سے اس بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ حیض کی تاریخ کو یاد رکھیں، جب وہ دن آجائے تو نماز چھوڑ دیں، جب وہ دن گزر جائے تو غسل کر کے آپنے کپڑے دھو کر نماز ادا کریں۔

درج بالا حدیث بیان کرنے کے بعد امام موصوف رواۃ کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت ام سلمہ کے علاوہ بھی دیگر صحابہ سے مروی ہے جن میں

Vol. 4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

"موسی بن عقبة، والليث بن سعد، عن نافع، عن سليمان، عن أم سلمة رضي الله عنها وقال مالك، وعبيد الله، ويحيى بن سعيد وغيرهم، عن نافع عن سليمان، عن أم سلمة، وقال أيوب، عن سليمان نفسه، عن أم سلمة"۔[18]

موسی بن عقبہ، لیث بن سعد، نافع، سلیمان، اُم سلمۃ۔ مالک، عبیداللہ، یحیٰی بن سعد، نافع، سلیمان، ام سلمۃ، ایوب، سلیمان، رضی اللہ عنہم یہ تمام صحابہ سے بھی یہی حدیث روایت کی گی ہے۔

III۔ الفاظ کے اختلاف کی وضاحت

اس کے بعد مختلف راویوں میں الفاظ کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مختلف الفاظ کے اختلاف کے ساتھ دیگر کتب حدیث میں موجود ہے جیسا کہ:

" حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَاةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ بِهِ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ تَخُطُّ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ فَانْتُهِيَ بِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُجْلِسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" 19

اس حدیث کے بعد امام ابن جادور لکھتے ہیں کہ

"وهكذا رواه أبو معاوية، عن الأعمش أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء فجلس عن يسار أبي بكر رضي الله عنه وفي حديث أبي إسحاق، عن أرقم، عن ابن عباس رضي الله عنهما فائتم أبو بكر بالنبي صلى الله عليه وسلم وائتم الناس بأبي بكر۔[20]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ کی"

V۔ آئمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

امام ابن جارود حدیث بیان کرنے بعد آئمہ جرح و تعدیل کے اقوال سے بھی حدیث میں موجود علل کی وضاحت کرتے ہیں۔[21]

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: ثنا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، قَالَ: ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُ: مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، وَلَكِنْ أَخَافُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» ، قَالَتْ: نَعَمْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَقَدْ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ آخِرَهُ: وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ -[22]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ» ، قَالَ: وَثَنِي بُدَيْلٌ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ قَالَ: لَمْ أَرَهُمْ يَرَوْنَ بِالصَّبْرِ بَأْسًا -23

5۔ جرح و تعدیل کی اصطلاحات کا مفہوم:

امام ابن جارود کی جرح و تعدیل سے رواۃ کی صحت سے متعلق استعمال کی جانے والی چند عربی اصطلاحات کا اردو مفہوم درج ذیل ہے جن کا استعمال رواۃ کی تحقیق میں کیا گیا ہے۔

I۔ ثقہ: لغوی معنی ہیں قابل اعتماد جبکہ محدثین کرام اس راوی کو ثقہ کہتے ہیں جس میں عادل اور ضابط ہونے کی صفات پائی جائیں۔[24]

II۔ لیس بشئی: راوی کو ضعیف قرار دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔[25]

III۔ لیس بہ باس: ابن معین اس سے مراد ثقہ لیتے ہیں لیکن اہل علم کے نزدیک ثقہ سے کم تر ہے۔[26]

IV۔ لین: یعنی راوی نہ تو بالکل ساقط ہے اور نہ پوری طرح ثقہ ہے۔[27]

V۔ لیس بالثقۃ: اس راوی کی روایات قابل اعتبار نہیں ہیں۔[28]

6۔ رواۃ حدیث کے لیے اسلوب جرح و تعدیل:

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے خود حکم لگاتے ہیں اور کبھی یہ حکم دوسرے آئمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں

لیس بہ باس:

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "لیس بہ باس" جس سے مراد کم ثقہ تر ہے، امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہ امام ابن جارود، راوی ابو احمد المودب، ابان بن اسحاق، ثابت بن یزید اور حمید بن حانی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

- ابو احمد المودب، حسین بن محمد بن بھرام (م ۲۱۳ھ): ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں لیس بہ باس۔[29]
- ابان بن اسحاق الاسدی: احمد بن عبد اللہ العجلی نے ثقہ کہا ہے۔ ابو الفتح الازدی نے متروک کہا ہے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں لیس بہ باس۔[30]
- ثابت بن یزید، ابو زید البصری (م ۱۶۹ھ): ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں لیس بہ باس۔[31]
- حمید بن حانیٔ، ابو ھانیٔ الخولانی (م ۱۴۲ھ): ابو حاتم کہتے ہیں کہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ لیس بہ باس اور ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔[32]

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **"لیس بشیٔ"** راوی کو ضعیف قرار دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہا امام ابن جارود، راوی بشیر بن زاذان، سلیمان بن داؤد الیمامی، اور مطرح بن یزید الاسدی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

- بشیر بن زاذان: دار قطنی نے ضعیف کہا ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ لیس بشیٔ۔[33]
- سلیمان بن داؤد الیمامی، ابو الجمل: یحیی بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ ابن معین سلیمان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لیس بشیٔ۔34
- مطرح بن یزید الاسدی: امام نسائی کہتے ہیں کہ ضعیف ہے اور ابن معین کہتے ہیں لیس بشیٔ۔35

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "لیس بالثقہ" اس راوی کی روایات قابل اعتبار نہیں ہیں، امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہ راوی عبد اللہ بن حکیم، عبید اللہ بن الولید، اور محمد بن ابی حمید کے بارے میں امام ابن جارود فرماتے ہیں کہ

- عبد اللہ بن حکیم، ابو بکر الداھری: ابن معین اور ابن المدینی فرماتے ہیں لیس بثقہ۔ امام نسائی اور الجوز جانی فرماتے ہیں کہ کذّاب ہے۔36
- عبید اللہ بن الولید، الوصافی: ابن معین اور ابو حاتم نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں لیس بثقہ۔[37]
- محمد بن ابی حمید، ابراہیم الانصاری: امام بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے، امام نسائی کہتے ہیں لیس بثقہ، امام ابو داؤد نے ضعیف اور دار قطنی نے بھی ضعیف کہا ہے۔[38]

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "لین الحدیث" یعنی راوی نہ تو بالکل ساقط ہے اور نہ پوری طرح ثقہ ہے، امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہ راوی ابراہیم بن مسلم العبدی، عبید اللہ بن زحر الضمری، اور فضیل بن سلیمان النمیری کے بارے میں امام ابن جارود فرماتے ہیں کہ

- ابراہیم بن مسلم العبدی: طبقہ ۵، ابن حجر نے لین الحدیث کہا ہے۔[39]
- عبید اللہ بن زحر الضمری: ابو حاتم نے لین الحدیث کہا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں لیس بہ باس۔ ابو زرعہ نے صدوق کہا ہے۔[40]
- فضیل بن سلیمان النمیری (م ۱۸۰ یا ۱۸۶ھ): ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے، امام نسائی کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابو زرعہ نے لین الحدیث کہا ہے۔[41]

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "الثقہ"لغوی معنی ہیں قابل اعتماد جبکہ محدثین کرام اس راوی کو ثقہ کہتے ہیں جس میں عادل اور ضابط ہونے کی صفات پائی جائیں اس کی روایت قابل اعتبار ہے،امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہ راوی ھشام بن یوسف الصنعانی،ھلال بن یساف،اور ھناد بن السری کے بارے میں امام ابن جارود فرماتے ہیں کہ

- ھشام بن یوسف الصنعانی(م ۱۹۷ھ):ابو حاتم فرماتے ہیں کہ ھشام ثقہ ہے۔[42]
- ھلال بن یساف:طبقہ ۳،ابن حجر کے نزدیک ثقہ ہے۔[43]
- ھناد بن السری بن مصعب ابی بکر بن شبر(م ۲۴۳ھ):امام نسائی نے ھناد کو ثقہ اور ابو حاتم نے صدوق کہا ہے۔[44]
- واصل،مولی ابی عیینہ بن المھلب بن ابی صفرہ:عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ان کے والد یعنی امام احمد بن حنبل نے واصل کو ثقہ کہا ہے۔ابن حبان اور العجلی کہتے ہیں کہ ثقہ ہے۔[45]

امام ابن جارود راوی حدیث پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "متروک"اس راوی کو متروک کہا جاتا ہے جس کی سند میں کوئی ایسا راوی موجود ہو جس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا گیا ہو۔[46] امام ابن جارود یہ حکم دیگر آئمہ کے اقوال کی روشنی میں بھی لگاتے ہیں جیسا کہا امام ابن جارود،راوی ابان بن ابی عیاش،ابراہیم بن عمرو بن بکر السکسکی،اور حفص بن سلیمان الاسدیکے بارے میں فرماتے ہیں کہ

- ابان بن ابی عیاش،فیروز،(م ۱۴۰ھ):طبقہ ۵،ابن حجر کہتے ہیں کہ متروک ہے۔[47]
- ابراہیم بن عمرو بن بکر السکسکی:متروک ہے۔[48]
- ابو عبداللہ احمد بن محمد بن غالب الباھلی(م ۲۷۵ھ):دار قطنی کہتے ہیں متروک الحدیث ہے۔49
- حفص بن سلیمان الاسدی،ابو عمر البزار الکوفی(۹۰۔۱۸۰ھ):طبقہ ۸،ابن حجر کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔[50]

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

حوالہ جات

1-الذهبي، أبو عبد الله شمس الدين عثمان بن قايماز، سير أعلام النبلاء، ناشر: دار الحديث-القاهرة، 239/14_ 240
2-الذهبي،، سير أعلام النبلاء14/ 239-الدارمي، أبو حاتم محمد بن حبان، مشاهير علماء الأمصار، ناشر: دار الوفاء-المنصورة، 1991م-469/2.
3-الذهبي،، سير أعلام النبلاءج14/ص241 .
4-عمر رضا كحالة، معجم المؤلفين، دار إحياء التراث العربي-بيروت، 1952م87/6.-الزركلي، خير الدين بن محمود بن محمد، الأعلام الزركلي، ناشر: دار العلم للملايين، 2002م 104/4.-الذهبي ، أبو عبد الله شمس الدين عثمان بن قايماز، تذكرة الحفاظ ، ، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، 1419هـ-1998م-239/3 – 240.-الذهبي، سير أعلام النبلاء14/239 – 240.
5-السلف للروداني، صلة الخلف بموصول، ناشر: دار الكتب العلمية-بيروت ص406.-ابن عبد الهادي، طبقات علماء الحديث، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1410هـ/1990م 469/2.-الحاج خليفة، مصطفى بن عبد الله كاتب، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ناشر: دار إحياء التراث العربي، 1851/2.-الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب، المعجم الصغير للطبراني: المكتب الإسلامي, دار عمار-بيروت, عمان، 1/ 224
6-ابن حجر، التهذيب ص2145
7-الذهبي، تذكرة الحفاظ، ج4/ص1366
8-نثل النبال بمعجم الرجال الذين ترجم لهم فضيلة الشيخ المحدث أبو إسحاق الحويني1/186 دار ابن عباس، مصر- 2012م
9-ابن حجر، التهذيب، ص2145 ،
10-ابن الجارود النيسابوري: أبو محمد عبد الله بن علي (المتوفى: 307هـ-)الاسماء والكنٰى 10/1
11-فتح المغيث، 99/3
12-معجم المفهرس، 8/1
13-ابن الجارود النيسابوري، أبو محمد عبد الله بن علي (المتوفى: 307هـ-)المنتقى من السنن المسندة، رقم الحديث164
14-ابن الجارود، المنتقى من السنن المسندة، رقم الحديث164، وأخرجه الدارقطني 239/1، والبيهقي في "السنن" 413/1،
15-ابن الجارود، المنتقى من السنن المسندة، رقم الحديث/220-870
16 -مصدر نفسہ، رقم الحديث246 -
17 - مصدر نفسہ، رقم الحديث/72- -246
18-مصدر نفسہ، رقم الحديث38/1-
19-ابن الجارود، المنتقى من السنن المسندة، رقم الحديث 329-بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،، الصحیح البخاری، حدیث نمبر 664 – مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری، الصحیح المسلم: حدیث نمبر90 - (418)-نسائی، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، سنن نسائی، حدیث نمبر834-قزوینی، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ (م۲۸۳ھ)، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1233
20-ابن الجارود، المنتقى من السنن المسندة، 1 /90
21-ابن الجارود، المنتقى من السنن المسندة انظر الأحاديث أرقام: 360، 94، 876، 1006
22 - مصدر نفسہ، حدیث نمبر750

Vol. 4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

23 - مصدر نفسہ، حدیث نمبر 667

24۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، ص ۱۱۷۔ سہیل حسن، معجم اصطلاحات حدیث، ص ۱۵۰، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، طبع اوّل 2003م۔ 1425ھ

25۔ مصدر نفسہ، ص ۲۹۱۔

26۔ مصدر نفسہ، ص ۲۹۱۔

27۔ مصدر نفسہ، ص ۲۹۰۔

28۔ مصدر نفسہ، ص ۲۹۰۔

29۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 841/1 سیر اعلام النبلاء، ۲۱۶/۱۰، رقم الترجمہ ۵۴

30۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 91/2 تھذیب الکمال، ۵/۲، رقم الترجمہ ۱۳۴۔

31۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 1/1 تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام، ۳۲۰/۴، رقم الترجمہ ۴۴

32۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 14/1 تھذیب التھذیب، ۴۵/۳، رقم الترجمہ ۸۶۔

33۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 651/1 لسان المیزان، ۲۸/۲، رقم الترجمہ ۱۲۷۔

34۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 94/3 ۔ لسان المیزان، ۶۲/۳، رقم الترجمہ ۲۹۷۔

35۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 74/3۔ تھذیب الکمال، ۶۰/۲۸، رقم الترجمہ ۵۹۹۹۔

36۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 147/3۔ لسان المیزان، ۲۱۰/۳، رقم الترجمہ ۱۱۶۴۔

37۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 14/3۔ تھذیب التھذیب، ۵۰/۷، رقم الترجمہ ۱۰۶۔

38۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 514/1۔ تھذیب التھذیب، ۱۱۶/۹، رقم الترجمہ ۱۸۴۔

39۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، ، ۳۳/۱

40۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 741/1۔ تھذیب الکمال، ۳۶/۱۹، رقم الترجمہ ۳۶۳۳۔

41۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 841/2۔ تھذیب الکمال، ۲۷۱/۲۳، رقم الترجمہ ۴۷۵۹۔

42۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، ، ۵۸۰/۹

43۔ مصدر نفسہ، ۶۴۱/۲

44۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 145/2۔ سیر اعلام النبلاء، ۴۶۵/۱۱، رقم الترجمہ ۱۱۸۔

45۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، 41/1۔ تھذیب التھذیب، ۹۳/۱۱، رقم الترجمہ ۱۸-

46- شرح نخبۃ الفکر فی مصطلحات اھل الاثر، ص 47

47۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، ، ۲۴/۱

48۔ لسان المیزان، ۶۹/۱، رقم الترجمہ ۲۴۷

49۔ مصدر نفسہ، ۲۱۶/۱، رقم ۸۳-

50۔ امام ابن جارود، کتاب التجریح والتعدیل لاصحاب الحدیث، ۱۳۰/۱